بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

پچھلے تین ماہ تقریباً مسلسل سفر میں گزرے مدت کے بعد سیرت کے جلسوں میں حاضری اور تقاریر کے لیے شہر شہر اور قریہ قریہ جانے کا موقع ملا۔ اس سفر میں جہاں اس احساس سے بے انتہا خوشی ہوئی کہ ملک بھر میں لوگوں کی اسلام سے وابستگی اور تعلق میں جوش اور جذبہ کی فراوانی ہوئی ہے وہاں یہ معلوم کرکے بھی دکھ ہوا کہ اسلامی نظام کے عملی نفاذ میں تاخیر کی بنا پر لوگ مایوسی اور دل شکستگی کا شکار بھی ہوئے ہیں، ساتھ ہی ساتھ اس سے دکھ میں اور اضافہ ہو گیا کہ دیندار طبقہ کے سامنے کوئی مثبت عملی کام نہ ہونے کی بنا پر کمیونسٹوں اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کی سازش کا شکار ہو کر فرقہ وارانہ کشیدگی اور اختلافات کی خلیج کو وسیع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اس بارہ میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ پاکستان میں بے شمار فرقوں اور جماعتوں کے لوگ بستے ہیں اور اس بارہ میں کوئی ابہام نہیں کہ ان کے معتقدات اور نظریات میں تعبیر و تشریح کے معاملہ پر آپس میں اتفاق نہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس میں کسی کو شک نہیں کہ یہ فرقے اور یہی گروہ ماضی میں ایک دوسرے سے اختلافات رکھتے ہوئے بھی اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کر چکے اور مشترکہ مقاصد کے حصول کی جنگ لڑ چکے ہیں جن میں سے بعض مراحل

پر کامیابی اور کامرانی ان کا مقدر بھی بن چکی ہے۔ جبکہ ماضی میں ہی ان کے باہمی سرپھٹول کی وجہ سے ناکامی اور نامرادی سے بھی انہیں پالا پڑ چکا اور عامۃ الناس کی نظروں میں ان کی ساکھ اور شہرت کو دھچکا لگ چکا ہے۔

ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ مختلف فرقوں اور جماعتوں کے راہنما اس سیدھی سادھی حقیقت کو سمجھنے سے کیوں عاجز ہیں کہ ان کے باہمی انتشار اور خلفشار کا فائدہ اگر پہنچتا ہے تو ان لوگوں اور طاقتوں کو پہنچتا ہے جو اس ملک کو لادینی ریاست بنانا چاہتے اور اس پاک دیس کو اس کے بنیادی نظریہ سے ہٹانا چاہتے ہیں یا اپنے ہم وطنوں کو غیروں کی غلامی میں دینا چاہتے ہیں۔

افغانستان ایک قریبی اور ہمسایہ ملک میں جو کچھ ہوا ہے اور جس طرح وہاں کے سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں نے اپنے ہی ملک کو غیروں کے ہاتھ بیچا اور اپنے ہی ہم وطنوں کی گردنوں کے کٹوانے اور ان کی آبروں کے لٹوانے کا سبب و ذریعہ بنے۔

اور آج ساری سرزمین افغانستان ان خائنوں غداروں اور دین دشمنوں کی وجہ سے اپنے ہی فرزندوں کے خون سے لالہ زار بنی ہوئی اور اپنی ہی بیٹیوں کی عزتوں اور عصمتوں کے لیے چنتا اور گرشگاہ میں تبدیل ہو چکی ہے۔

ہم اپنے علماء کرام اور اپنے ملک کے گروہی اکابرین سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا ان کے لیے افغانستان کے حالات و واقعات میں کوئی عبرت اور کوئی درس نہیں؟ کیا انہیں اس بات کا اندازہ نہیں کہ دوسروں کی مسجدوں پر قبضہ اور دوسروں کی درسگاہوں پر فتح کے شوق میں کہیں وہ پورے ملک کو مفتوح اور پوری قوم کو غلام بنانے کی مکروہ اور ناپاک سازش کا شکار تو نہیں ہو رہے۔

اور پھر کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ اس قسم کے واقعات سے لادین قوتیں نوجوان طبقہ کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے کس طرح

اُچھالتی اور استعمال کرتی ہیں۔

خدارا وقت کے دھارے پر نظر رکھیے اور اپنی طاقت کے ساتھ ساتھ قوم پوری قوم کی دنیا کو بھی خراب نہ کیجئے ورنہ یہاں اور وہاں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی۔

وما علینا الا البلاغ